مقامات مثلاً صوابی، مردان، چارسدہ، ملاکنڈ، بنوں، لکی مروت وغیرہ کے علاقوں میں عید الفطر منائی گئی۔ مگر ستم بالائے ستم یہ کہ صوبہ سرحد کے اسی فیصد منائی گئی۔ عید الفطر کو پورے ذرائع ابلاغ نے گول کر دیا اور عوامی حکومت کے ایک کارنامہ یعنی ملک بھر میں ایک عید منانے کا خود ساختہ سہرا باندھنے کی پوری سعی کی گئی ہم اس "کارنامے" کے ہرگز مخالف نہیں نہ حکومت کے انتظامات پر کوئی تنقید کرتے ہیں البتہ مرکزی ہلال کمیٹی کے اس افسوسناک عاجلانہ اور غیر ذمہ دارانہ طرز عمل پر خاموش ہوتے نہیں رہ سکتے کہ اس طرز عمل نے حکومت کے ایک اچھے تجربہ کو پہلے ہی مرحلہ پر شدید ٹھیس پہنچا دی ہے۔

شیعہ نصاب کی علیحدگی ملک کی سالمیت و بقاء کیلئے لمحۂ فکریہ

پچھلے دو تین سال سے شیعہ حضرات کی طرف سے شیعہ نصاب کی علیحدگی کا مسئلہ اٹھایا جا رہا تھا۔ اور یہ بات چونکہ ملک و ملت کی سالمیت یکجہتی اور یہاں کے سواد اعظم اہل سنت والجماعت کے دینی اور مذہبی حیثیت پر صریح دست اندازی تھی اس لئے اہل سنت کی طرف سے بجا طور پر علیحدگی کے اس مسئلہ پر نہ صرف تشویش کا اظہار کیا گیا بلکہ ۲۱ اور ۲۵ اگست ۱۹۷۲ء کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے اس مسئلہ پر قومی اسمبلی کے اجلاس میں بار بار تحریک التواء پیش کیں۔ اور کئی علماء ارکان کی تائید سے سوال اٹھایا کہ یہ چیز نہ صرف ہماری اعتقادی اور فکری و مذہبی زندگی بلکہ سیاسی، اقتصادی، معاشرتی زندگی کے لئے بھی تباہ کن ہے۔ اور مسلمانوں کے فکری اتحاد کو ٹھیس پہنچ کر بالآخر ملک کے اتحاد و سالمیت کے لئے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں اس وقت کے وزیر قانون جناب پیرزادہ صاحب نے اس مسئلہ کو ٹالتے ہوئے مولانا سے کہا کہ یہ محض خبریں ہیں اور کوئی ایسا فیصلہ نہیں کیا جائے گا جس میں اہل سنت والجماعۃ سنی مسلمانوں کی مرضی شامل نہ ہو اس کے بعد مولانا نیازی صاحب کی صدارت میں ایک کمیٹی بنائی گئی اس مشترکہ کمیٹی کی سفارشات سے نہ صرف یہ کہ کیبنٹ نے نامنظور کر دیا بلکہ خود شیعہ جماعتوں میں سے بعض نے بھی اسے رد کر دیا۔ رہے جمہور اہل سنت تو انہوں نے کسی موقعہ پر بھی ایسی کسی مشترکہ کمیٹی اور علیحدگی نصاب کے مسئلہ پر رضامندی ظاہر نہیں کی۔ چنانچہ ۱۹۷۲ء کی مشترکہ کمیٹی میں جو دو ایک علماء اہل سنت شامل تھے، انہوں نے خود بھی اسی رپورٹ کے خلاف مطبوعہ مطالبات کی دستاویز پر دستخط ثبت کر دیئے اس کے بعد کچھ عرصہ شیعہ حضرات خاموش رہے اور اب جبکہ قادیانی مسئلہ پر مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں فکری اتحاد و یگانگت اور قومی یکجہتی کی ایک فضا قائم ہوئی تو نامعلوم اسباب کی بناء پر یکایک شیعہ حضرات کی طرف سے ایجی ٹیشن اور دھمکیوں کے انداز میں یہ مسئلہ اٹھایا گیا گویا بالواسطہ قادیانی محاذ پر مسلمانوں کی شاندار فتح کو شکست سے بدلنے کی سعی کی گئی۔ اور بقول